رہبرِ معظم انقلاب اسلامی کا نئے تعلیمی سال کے آغاز پر پیغام

حضرت آیت اللہ سید مجتبیٰ حسینی خامنہ ای، رہبرِ معظم انقلاب اسلامی نے نئے تعلیمی سال کے آغاز اور مدارس و جامعات کے دوبارہ کھلنے کے موقع پر اپنے پیغام میں حالیہ مسلط کردہ جنگ میں شہید ہونے والے طلبہ، اساتذہ اور معلّمین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مدارس اور جامعات کا دوبارہ آغاز، نشاط، امید اور قوم کی روشن مستقبل کی جانب تیز رفتار پیش قدمی کی نوید ہے۔

رہبرِ معظم نے طلبہ وطالبات کو علم و تقویٰ، امید واخلاق، دانائی و توانائی سے آراستہ ہونے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ مدرسے اور یونیورسٹی کو اپنا دوسرا گھر سمجھیں، اس کے تقدس اور حدود کی حفاظت کریں اور اپنے شعور، بصیرت، کردار اور اخلاق کو زیادہ سے زیادہ بہتر بناتے ہوئے اسے اپنے وطن کی ترقی و پیش رفت کا مرکز بنائیں۔

رہبرِ معظم انقلاب نے ذمہ دار حکام کو بھی حکمت پر مبنی منصوبہ بندی اور اساتذہ و معلّمین کی معاشی حالت بہتر بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کی خصوصی تاکید فرمائی۔

رہبرِ انقلاب اسلامی کے پیغام کا متن درج ذیل ہے:

بسم الله الرحمن الرحیم

یَرفَعِ اللهُ الَّذینَ آمَنوا مِنکُم وَ الَّذینَ اوتُوا العِلمَ دَرَجات

نئے تعلیمی سال کا آغاز اور مدارس و جامعات میں علم وادب کے مراکز کا دوبارہ کھلنا، نشاط، امید اور ملت کی ایک روشن اور شاندار مستقبل کی جانب تیز رفتار پیش قدمی کی نوید ہے۔ وہ مستقبل جس کی تعمیر ایران کے عزیز فرزندان اور اسلام و انقلابِ اسلامی کے مکتب میں تربیت پانے والی نسل کے توانا ہاتھوں میں ہے؛ وہی نسل جس کے بارے میں امام خمینی کبیر اور عظیم المرتبت رہبر، شہید اعلیٰ اللہ مقامہما الشریف، بارہا اپنی امیدوں کا اظہار فرماتے رہے ہیں۔

اب جبکہ نئے تعلیمی سال کا دروازہ طلبہ وطالبات اور دانشجویوں کے ایک عظیم ہجوم کے لیے کھل رہا ہے اور علم و حکمت کی راہ پر گامزن افراد، اللہ تعالیٰ کی توفیق پر امید رکھتے ہوئے، علم، معرفت اور مہارت کے حصول کے ایک نئے دور کا آغاز کر رہے ہیں، مناسب ہے کہ غم زدہ ماؤں اور باپوں کے ساتھ ہم نوا ہو کر ایک بار پھر حالیہ مسلط کردہ جنگ میں شہید ہونے والے طلبہ کی یاد کو گرامی رکھیں۔

اس سال تعلیمی سال کے ابتدائی یادگار ایام ہمارے لیے اپنے ان فرزندان کی جدائی کا غم تازہ کریں گے جو ہم سے رخصت ہو چکے ہیں۔ مدارس اور جامعات میں بعض طلبہ، اساتذہ اور معلّمین کی خالی جگہ محسوس ہو گی، اور یہ غم ہمارے ذہنوں کو خیر و شر اور حق و باطل کے درمیان صحیح کشمکش کی طرف متوجہ کرے گا۔

آج طلبہ وطالبات کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خود کو علم و تقویٰ، امید واخلاق، دانائی و توانائی سے آراستہ کریں اور جہالت و تاریکی کے پردوں کو دور کریں، تاکہ وہ علم کی سرحدوں کو توڑتے ہوئے اور ترقی آفرین علم کی بلند چوٹیوں کو فتح کرتے ہوئے اسلامی ایران کی عظمت و سربلندی کے لیے اپنی تاریخی ذمہ داری کو پورا کر سکیں۔

یہ اہم ذمہ داری اسی جگہ انجام پاتی ہے جسے ان کا دوسرا گھر کہا جاسکتا ہے۔ لہٰذا میں ان عزیز طلبہ سے کہتا ہوں کہ ہمیشہ اس کے تقدس اور حدود کی بہترین انداز میں حفاظت کریں اور اپنے شعور و بصیرت کی سطح کو زیادہ سے زیادہ بلند کرتے ہوئے، اپنے کردار اور اخلاق کو سنوارتے ہوئے اسے اپنے وطن کی ترقی و پیش رفت کا مرکز بنائیں۔

علم وادب، نشاط اور امید کی اس علمی پناہ گاہ میں اپنی چند سالہ موجودگی کے موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنائیں؛ خود سازی کا سب سے اہم پہلو اپنے خالقِ متعال سے تعلق قائم کرنا ہے، نیز اپنے ہم نوع انسانوں، ہم وطنوں اور خاندان کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانا اور علم کے حصول اور مختلف مہارتوں کے سیکھنے کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کو بڑھانا بھی خود سازی کا حصہ ہے۔

اس مدت میں صحیح سوچنے اور جدت و ابتکار پیدا کرنے کی مشق کریں اور ہمیشہ اپنی قومی شناخت کی جڑوں، عزت واستقلالِ ثقافت، اپنی مادری زبان، اسلامی نظام کے مقدس پرچم اور اس کی دیگر علامتوں کے محافظ رہیں۔

عنقریب وہ وقت آئے گا جب آپ کو معاشرے میں اپنا مناسب کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس وقت اگر آپ اپنی ذمہ داری کو بہترین انداز میں انجام دیں گے تو خود بھی اور اپنے ملک کو بھی سربلند کریں گے۔

آج ایسے دور میں جبکہ نظامِ سلطہ، بالخصوص امریکہ کی مجرم حکومت اور جعلی صہیونی نظام کی درندگی اپنے عروج پر ہے، تقویٰ و اخلاق کے ساتھ علم سے حاصل ہونے والی طاقت فولادی ڈھال اور تیز دھار تلوار کی مانند ہے، جو انسانیت پر حملہ آور قوتوں کے ہاتھوں کو اس سے روک سکتی ہے۔

آج آپ ان کلاس رومز میں داخل ہو رہے ہیں جہاں آپ سے کچھ ہی عرصہ پہلے کی نسلیں ان ہی پسندیدہ نشستوں پر بیٹھا کرتی تھیں؛ اور آج وہ ایرانِ اسلامی کے لیے وطن اور عزت کے دفاع کے مختلف محاذوں پر عظمت و اقتدار پیدا کر رہی ہیں۔ یہی لوگ آپ کے لیے نمونۂ عمل اور راہنما چراغ ہوں گے؛ جس طرح ان سے پہلے بھی ایسے افراد انہی کلاس رومز میں موجود رہے ہیں جو ایثار و قربانی کے نمونے، ملک کی عظمت کی علامتیں اور بزرگی و شرافت کے عظیم اساطین شمار ہوتے ہیں۔

آخر میں معلّمین اور اساتذہ کے بارے میں چند کلمات:

ہم سب اپنی تعلیمی زندگی کے ہر مرحلے میں اپنے اساتذہ کے احسان مند ہیں۔ یہ عزیز اور محبوب طبقہ، جو عموماً اپنے شاگردوں کی جانب سے خالص ترین جذبات و محبت کا سامنا کرتا ہے، اس بات کا مستحق ہے کہ معاشرے اور مختلف مواقع پر سب کی جانب سے اس کا احترام و تکریم کیا جائے۔

اساتذہ میں عموماً پائی جانے والی عزتِ نفس اور قناعت، ذمہ دار حکام کو ان کی موجودہ معاشی صورتِ حال پر مطمئن نہیں ہونے دیتی۔ ان شاء اللہ حکمت پر مبنی منصوبہ بندی کے ذریعے ان کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے؛ خصوصاً اس لیے کہ یہ معاملہ محض ایک قانونی ذمہ داری کی ادائیگی سے کہیں بڑھ کر ہے، بلکہ یہ ایسا فریضہ ہے جو دل کی گہرائیوں سے اٹھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو حالیہ مسلط کردہ تیسری جنگ کے شہید اساتذہ، معلّمین، طلبہ و طالبات پر، اور بالخصوص ہمارے حکیم و عظیم مربی، شہید رہبر پر، اعلیٰ اللہ مقامہ الشریف، جن کا ملک میں علم کی نمایاں تیز رفتار ترقی میں بڑا حق ہے۔

اور علم، دانش اور دین کے میدان میں خدمات انجام دینے والے تمام مربّیوں، معلّمین اور اساتذہ کا شکریہ۔

اور ملتِ ایران کے ایک ایک خوش عاقبت طالب علم اور طالبہ کو مبارکباد اور خوش آمدید۔

امید ہے کہ ہمارے سرور، حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بابرکت دعا کے طفیل، علم و ادب اور ترقی کی بلند چوٹیوں کے حصول میں وہ روز بروز زیادہ کامیاب ہوں گے، ان شاء اللہ۔

سید مجتبیٰ حسینی خامنہ ای

۳۱ شہریور ۱۴۰۵